ہائے میں شام کے زنداں میں سکینہ سے چھٹی | ہو گئی دور سکینہ سے مدینے آئی
خوب تھا قبر اگر میری وہیں پر بنتی | ہو گئی آج پھوپی جان کی تمنا پوری

آبسیں بنت شہنشاہِ مدینہ کے قریب
بن گئی ان کی لحد قبرِ سکینہ کے قریب

بزم کو تاب سماعت نہیں خاموش ظہور | عرض کر دست ادب باندھ کے عابدؑ کے حضور
واسطہ بنت یداللہ کا اللہ کے نور | ہو عطا مدح ائمہ کے سوا ذوق و شعور

عفو عصیاں ہوں خدا لطف و عنایت کر دے
میرے ماں باپ کو بھی داخلِ جنت کر دے

---

www.emarsiya.com

مرثیہ جناب امِ رباب سلام اللہ علیہا

شامی جو شمع دین الٰہی بجھا چکے | ناری خیام آلِ پیمبر جلا چکے
ملعون سناں پہ سر شہدا کے چڑھا چکے | بیدیں نبیؐ کے کنبے کو قیدی بنا چکے

تھا بغض ایسا آلِ رسالت پناہ سے
بیوارثوں کو لے چلے مقتل کی راہ سے

جب درمیانِ گنج شہیداں ہوا گزر | آئے نظر عزیزوں کے لاشے لہو میں تر
صدمے سے بیکسوں کے لرزنے لگے جگر | اونٹوں سے اہلبیتؑ گرے کانپ کانپ کر

درپیش تھا فراق جوان دل نشینوں سے
لپٹا لیا شہیدوں کے لاشوں کو سینوں سے

لپٹی تھی اپنے بیٹے کے لاشے سے کوئی ماں | کوئی بہن تھی بھائی کے لاشے پہ نیم جاں
دریا کی سمت تھی کوئی زار و حزیں رواں | کوئی پکارتی تھی مرا باپ ہے کہاں

اک سوگوار خاک اڑاتی تھی دشت میں
کچھ ڈھونڈتی ہوئی چلی جاتی تھی دشت میں

کھودی ہوئی زمیں جو لسے ایک جا ملی | بیتاب ہو کے فرطِ محبت سے گر پڑی
بے سر جو دیکھی لاش وہاں شیر خوار کی | اک بار ہائے منہ سے کہا اور غش ہوئی

شیعو خبر ہے کون یہ عالی جناب تھیں
اصغرؑ کی سوگوار یہ اُمِ رباب تھیں

چلنے لگا جو شام کی جانب وہ کارواں | قبرِ پسر سے اٹھیں یہ مجبور و ناتواں
بے سر جو دیکھی دھوپ میں لاشِ شہِ زماں | رو کر کہا حسینؑ۔ ہو قربان میری جاں

سایہ نہیں حضور پہ روؤنگی عمر بھر
اب میں بھی زیرِ سایہ نہ بیٹھونگی عمر بھر

آئے رہائی پا کے مدینے میں جب حرمؑ | کرتے تھے نوحہ وارثوں کے غم میں دم بدم
آب و طعام چھوڑے تھے وہ مبتلائے غم | راوی بیان کرتا ہے اب یوں بصد الم

اس طرح اپنا عہد نبھایا ربابؑ نے
آنے دیا نہ جسم پہ سایہ ربابؑ نے

رہتی تھیں صحنِ خانہ میں ہر دم وہ سوگوار | برسات ہو کہ دھوپ نہ اٹھتی تھیں وہ نزار
کرتی تھیں یا عبادتِ خلاقِ روزگار | یا رہتی تھیں غمِ علی اصغرؑ میں اشکبار

بڑھتا گیا جو ضعف خمیدہ کمر ہوئی
شمعِ حیات مثلِ چراغِ سحر ہوئی

www.emarsiya.com

مختارؒ قیدِ کوفہ سے جب ہو گئے رہا | اور اختیار تخت حکومت پہ مل گیا
مارا اسے جو قاتلِ آلِ نبیؐ ملا | فی النار جبکہ ابن زیادِ لعیں ہوا

خوش ہو کے شکرِ خالقِ کون و مکاں کیا
اک نامہ بر کو جانبِ یثرب رواں کیا

عرضی لکھی یہ عابدؑ عالی مقام کو | مارا ہے قاتلانِ شہِ تشنہ کام کو
مولا یہ آرزو ہے اس ادنیٰ غلام کو | حضرت اتاریں رختِ عزائے امام کو

سیدانیوں سے کہئے نہ آہ و بکا کریں
کھائیں پئیں غلام کے حق میں دعا کریں

پائی ہے میں نے یہ بھی خبر یا امامِ دیں | بیٹھی ہیں صحنِ خانہ میں بی بی کوئی حزیں
ڈر ہے مجھے ہلاک نہ ہو جائیں وہ کہیں | فی النار ہو چکا ہے بنِ کاہلِ لعیں

دل کو سنبھالیں اب علی اصغرؑ کا واسطہ
سایہ میں بیٹھیں سبطِ پیمبرؐ کا واسطہ

نامہ امامِ عصرؑ نے مختار کا پڑھا | بیت الشرف میں جا کے یہ مخدومہ سے کہا
یہ دھوپ اور اوس کی تکلیف تا کجا | اماں ہمیں یہ خط میں ہے مختارؒ نے لکھا

ہو گی اسے خوشی اگر آرام پائیں آپ
میں بھی یہ چاہتا ہوں کہ سائے میں آئیں آپ

مخدومہ نے سنا جو یہ فرمان امامؑ کا — رو کر کہا اٹھاؤ اگر ہے یہی رضا
دیکھا اک آہ بھر کے سوئے دشتِ کربلا — ہاتھوں کو جوڑ کر بصد اندوہ یہ کہا

میں تا بہ جیتے جی نہ اٹھتی کبھی اس مقام سے
مولا چلی ہوں سایہ میں حکمِ امامؑ سے

یہ کہہ کے اٹھنا چاہا نہ اٹھا گیا مگر — سب بی بیاں لپٹ گئیں جلدی سے دوڑ کر
اٹھی نہ تھیں زمین سے کہ جاں کر گئیں سفر — رو کر پکارے سید سجادؑ نامور

لیکر چلی ہو بی بی کو کس خوش سرشت کو
اماں روانہ ہو گئیں باغِ بہشت کو

اٹھی تھیں جس مقام سے وہ صادق البیاں — کہتے ہیں ایک بقچہ بھی پایا گیا وہاں
رکھتی تھیں اپنے سینے پہ جس کو وہ نیم جاں — کھولا جو اہلبیتؑ نے بقچہ بصد فغاں

گہوارے کی جلی ہوئی کچھ لکڑیاں ملیں
اصغر کے چند کرتے ملے ہنسلیاں ملیں

اہلِ حرم کو جب ہوا اس غم کا سامنا — بیت الشرف میں محشرِ تازہ بپا ہوا
غم سے امامؑ کون و مکاں کو غش آگیا — آگے ظہور پوچھ نہ حالِ غم و بکا

رو رو کے عرض کر یہ شہِ مشرقین سے
ہو عاقبت بخیر، کٹے عمر چین سے

www.emarsiya.com

مرثیہ

مرا سلام لو شبیرؑ کے عزادارو — علیؑ کا نام لو شبیرؑ کے عزادارو
نظر سے کام لو شبیرؑ کے عزادارو — دلوں کو تھام لو شبیرؑ کے عزادارو

فغان و ماتم و فریاد کی یہ مجلس ہے
عزائے سید سجادؑ کی یہ مجلس ہے

بنا ہے سید سجادؑ امام ابن امام — پسِ حسینؑ ہے سب سے بلند ان کا مقام
نبیؐ نے نام پر اپنے علیؑ جو رکھا نام — علیؑ کی عظمتیں بخشیں خدا نے ان کو تمام

حرم پہ ظلم ہوئے اور گھر جلا ان کا
علیؑ کی طرح رسن میں بندھا گلا ان کا

علیؑ کے سامنے دروازہ فاطمہؑ پہ گرا — علیؑ نے صبر کیا دشمنوں سے کچھ نہ کہا
گئیں یہاں سے ارم کو جو فاطمہؑ زہرا — شکستہ پسلیوں کا علم مرتضیٰؑ کو ہوا

علیؑ کا حال ہوا غیر ایسا اس غم میں
سر اپنا پیٹ لیا فاطمہؑ کے ماتم میں